حدیث اور علومِ حدیث پر مشتمل کتابی سلسلہ

تحقیقات حدیث

﴿۴﴾ صفر ۱۴۳۳/ جنوری ۲۰۱۲ء

بہ یاد: حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست: مولانا محمد ارشاد الحق۔ مولانا محمد عبداللہ اسعد

ادارت

سید عزیز الرحمٰن: مدیر اعلیٰ

طاہر عمر: مدیر

محمد سعید شیخ: نائب مدیر

محمد اسماعیل: رکن

ساجد حمید: رکن

فیاض احمد: رکن

زاویۂ علم و تحقیق

جامعہ خیر العلوم

خیر پور ٹامے والی۔ ضلع بہاول پور

فون نمبر: ۰۶۲-۲۲۶۱۰۱۸

E-mail: tèhqeeqat@gmail.com

مشاورت

ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی۔انڈیا

مولانا زاہد الراشدی۔گوجرانوالہ

مفتی محمد زاہد۔فیصل آباد

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری۔امریکہ

ڈاکٹر گوہر مشتاق۔امریکہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوثر۔مدینہ منورہ

ڈاکٹر صاحبزادہ قاری عبدالباسط۔جدہ

ڈاکٹر محمد جنید ندوی۔اسلام آباد

مولانا ڈاکٹر محمد سعد صدیقی۔لاہور

ڈاکٹر حافظ محمد سجاد۔اسلام آباد

ادارے کا مضمون نگاروں سے اتفاق ضروری نہیں

قیمت فی شمارہ: ۲۰۰روپے

سالانہ مع رجسٹرڈ ڈاک (دوشمارے): ۳۵۰روپے

فہرست

☆نقش اول
سید عزیز الرحمٰن/ ۵
☆علمِ حدیث کی تاریخی حیثیت
ڈاکٹر محمود احمد غازی/ص ۷
☆صحت احادیث۔ جوزف شاخت کی ''دلیل سکوت'' کا تنقیدی جائزہ
ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری۔ ترجمہ: محمد سہیل عمر/ص ۳۵
☆امثالِ بخاری اور اخلاقیات
محمد کریم خان/ص ۵۳
☆شیخ علی بن حسام الدین متقی ہندی اور کنز العمال
شگفتہ پروین/ ص ۷۱
☆مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد منیری اور علم حدیث
محمد تنزیل الصدیقی الحسینی/ص ۹۵
☆اردو میں اربعینات
محمد عالم مختار حق/ص ۱۱۹

☆فتاویٰ حدیثیہ
رضا احمد/ص ۱۷۱
☆ قاموس الحدیث۔۳
سید فضل الرحمٰن/ص ۲۱۵
☆ایوان کتب
ادارہ/ص ۲۶۱
☆تبصرے
ادارہ/ص ۲۶۵

نقشِ اول

کتب حدیث کے مظلوم ابواب

عام کتب حدیث میں جو صحیح، جامع یا سنن کے اسالیب میں مرتب کی گئی ہیں، بعض ابواب ایسے ہیں، جنہیں نہ تو ہماری تدریس میں اہمیت حاصل ہے، نہ عام روزمرہ کی زندگی میں۔ مثلاً کتاب الرقاق، فتن، البروالصلہ کے ابواب، الزہد وغیرہ۔ یہ کتب ہمارے مدارس کے تدریسی تسلسل میں جب بہ طور سبق ہمارے سامنے آتی ہیں تو اس وقت ان پر توجہ کے لئے درکار وقت ہی ہمارے پاس موجود نہیں ہوتا، یوں ان ابواب کو وہ توجہ حاصل نہیں ہو پاتی، جس کے وہ صحیح معنیٰ میں حق دار ہیں۔

دوسری جانب ہماری عصری جامعات اور کالج ہیں، جہاں چند مخصوص روایات کا ترجمہ پڑھایا جارہا ہے، اور بس۔ وہاں اکثر پڑھانے والے اسی طرح پڑھ کر اس منصب تک پہنچتے ہیں، اس بنا پر ان سے اس نظام تعلیم میں کسی جوہری تبدیلی کی توقع عبث ہے، اگر دو چار فیصد کسی اور نظام سے گزر کر آتے بھی ہیں تو وہ بھی نمک کی کان میں رہ کر چند ہی روز میں اسی مزاج میں ڈھل جاتے ہیں۔ یہ صورت حال ایک المیے سے کم نہیں، کاش کوئی اس جانب توجہ دے سکے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے امت کو ہدیہ ہونے والا ایک ایک حرف نظر عقیدت سے بھی دیکھے جانے کا حق دار ہے اور اسے حرز جان بنانے کے بھی ہم پابند و مکلف ہیں۔

یہ امر نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہئے کہ مذکورہ بالا اور ان سے ملتے جلتے عناوین کے تحت بیان ہونے والی احادیث مبارکہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اسی طرح

انتساب رکھتی ہیں، جس طرح کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلاۃ میں مذکور احادیث، سو ان احادیث سے استفادے کا حق ادا کرنا بھی امت کے ذمے قرض ہے، جس کی ادائیگی فرض ہے۔

اس گفت گو کا عوامی پہلو یہ ہے کہ حدیث کے حوالے سے آج ایسے حلقہ ہائے دروس کی تشکیل ناگزیر ہے، جہاں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات، آداب اور اخلاق سے تعلق رکھنے والی احادیث مبارکہ کو بھی آسان وسہل انداز میں بیان کیا جائے، اور آج ہماری دنیاوی زندگی میں رواج پانے والی خرابیوں اور مسائل حیات کو ان کی روشنی میں حل کرنے کی سعی کی جائے، نیز ایسے حلقوں اور دروس کو فقہی، مسلکی، کلامی اور دیگر اختلافی امور سے ماورا ہو کر منظم کیا جائے۔ اس سلسلے میں یہ بدیہی حقیقت ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے کہ ان احادیث کی حیثیت نصوص کی ہے، جن میں ایک بڑا حصہ نصوص قطعیہ کا حکم بھی رکھتا ہے، اور جب یہ احادیث مبارکہ زبان نبوت سے ادا ہو رہی تھیں تو یہ مسلکی، فقہی اور کلامی مکاتب فکر موجود ہی نہیں تھے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ تمام مکاتب فکر زیادہ تر توجیہ وترجیح اور تاویل کی بنیاد پر وجود پزیر ہوئے ہیں۔ اس بنا پر پہلا مرحلہ نصوص کا ہے۔ اس لئے ہمیں ان کی تعلیم کا اہتمام سب سے پہلے کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فہم دین کے راستے ہمارے لئے آسان فرمائے۔ آمین

سید عزیز الرحمٰن